ازعدالت عظمیٰ

رام نندن پرسادنارائن سنگھ

بنام

مہانت کپل دیو ورام جی ودیگر

(اور 3 دیگر اپیلیں)

[شری ہری لال کنیہ، چیف جسٹس، پتنجلی شاستری اور چندر سیکھرا ایئر جج صاحبان]

بہار ساہوکاری (ضابطہ لین دین) ایکٹ (VII سال 1939) دفعہ 7۔سابقہ دستاویز کے تحت قرض پر واجب الادا رقم کے لیے نئے دستاویز پر اہتمام ۔بعد کے دستاویز پر مقدمہ۔مقدمے کی تاریخ سے پہلے کا سود۔زیادہ سے زیادہ رقم جس کا تعین کیا جا سکتا ہے آیا اس کا حساب سابقہ یا بعد کے دستاویز کی بنیاد پر کرنا ہوگا "اس طرح کے دستاویز میں مذکورہ قرض کی رقم یا اس سے ثابت شدہ رقم" کی بنیاد پر کیا جائے۔

جہاں سابقہ دستاویز پر پیشگی قرض کے تحت اصل اور سود کی بقایا رقم کے لیے ایک تازہ دستاویز پر عمل درآمد کیا جاتا ہے، اور بعد کے دستاویز کے تحت واجب الادا رقم بشمول سود کی وصولی کے لیے ایک مقدمہ کیا جاتا ہے۔'' قرض کی رقم جس کا ذکر یا ثبوت اس طرح کے دستاویز ''بہار ساہوکاری (ضابطہ لین دین) ایکٹ 1939 کے دفعہ 7 کے مقصد کے لئے کیا گیا ہے۔وہ رقم ہے جس کا ذکر یا ثبوت بعد کے دستاریز سے دیا گیا ہے اور نہ کہ اصل دستاویز میں جس کی تجدید کی گئی تھی اور عدالت مقدمہ دائر کرنے سے پہلے کی مدت پر سود کی رقم کے لیے ڈگری صادر کر سکتی ہے، جو بعد کی دستاویز کی تاریخ کے بعد سود کے طور پر وصول ہونے والی کسی بھی رقم کے ساتھ، بعد کی دستاویز میں مذکورہ قرض کی رقم سے زیادہ نہیں ہے۔زیادہ سے زیادہ رقم جس کی ڈگری کی جا سکتی ہے ایسی رقم نہیں ہے جو

اصل قرض کی تاریخ سے وصول ہونے والے سود کے ساتھ اصل قرض سے زیادہ نہیں ہے۔

سنگھیشور سنگھ اور دیگر بنام ندی پرساد سنگھ و دیگراں (اے۔آئی۔آر 1940 پٹ 65)، لال سنگھ بنام رام نارائن رام و دیگراں (اے۔آئی۔آر 1942 پٹ 138) مدھو پرساد سنگھ بنام مکتدھیری سنگھ و دیگراں (193۔ایل۔سی 661) دیو نندن پرساد بنام رام پرساد (ائی۔ایل۔آر 23 پٹ 618)، رام نندن پرساد نارائن سنگھ بنام کلپتی شری مہنتھ گوسوامی مادھو نند رامجی (1940 ایف۔سی۔آر 1)۔ سریندر پرساد نارائن سنگھ بنام سری گجدھر پرساد ساہو ٹرسٹ اسٹیٹ و دیگراں (1940 ایف۔سی۔آر۔39) کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دائرہ اختیار۔دیوانی اپیل نمبر 98، 99، 100 اور 101 سال 1950

متفرق اپیلوں کے نمبرات 108 سے 111 سال 1948 میں پٹنہ با اختیار عدالت عالیہ کے حکم ناموں پر اپیلیں (منوہر لال اور امام جج صاحبان)

اپیلنٹوں کی طرف سے شمبھو برمیشور پرساد اور رامانگرہ پرساد۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایچ۔ جے۔ امریگر۔

12 جنوری 1951 عدالت کا فیصلہ چندر سیکھر اکے ذریعے سنایا گیا۔

ان چار اپیلوں کے فیصلے جو ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں اور جو پٹنہ کی عدالت عالیہ کے ذریعے چار متفرق اپیلوں میں دیے گئے حکم ناموں سے پیدا ہوئی ہیں، بہار ساہوکاری (ضابطہ لین دین) ایکٹ، 1939 کی دفعہ 7 کی تشریح پر منحصر ہے۔

جن حقائق کی وجہ سے اپیلیں دائر کی گئیں وہ سب جج، پٹنہ کی تیسری عدالت میں موجودہ اپیلنٹوں کی طرف سے دائر درخواست میں مختصر طور پر بیان کیے گئے ہیں، اور موزوں حوالہ کے لیے یہاں دوبارہ بیان کیا جا سکتا ہے۔

مورخہ 11 جنوری 1893 اپیل کنندگان کے والد نے رہن بانڈ کے تحت مورخہ 1893-1-11 کو ڈگری ہولڈر کے (اجداد) گرو سے 40,000 روپے اُدھار لیے۔

4-1-1910 تک 40370-7-6 روپے میں سے سود اور مرکب سود۔ 32,3707-6 روپے نقدی ادا کی گئی تھی اور بقایات سود کے لئے 8000 روپے اور اصل 40000 روپے یعنی 48000 روپے کے لئے رہن مقدمہ نمبر 14 سال 1910 سب جج پٹنہ کی پہلی عدالت میں دائر کیا گیا تھا اور دعوے اور مذکورہ مقدمے کے حرجانہ کے بدلے میں 11-7-1910 پر دو نئے رہن بانڈ بنائے گئے تھے۔ ایک 40000 روپے کے لئے اور دوسرا 9488 کے لئے اور مؤخر الذکر بانڈ 15835 روپے کی نقدی ادائیگی سے بیباق ہوا۔

40,000 روپے کے مذکورہ بانڈ کے حوالے سے مورخہ 11-7-1910 پر اپیل کنندہ گان نے 38530-13-6 روپے ادا کئے۔ رہن مقدمہ نمبر 110 سال 1927 سب جج پٹنہ کی تیسری عدالت میں پیش کیا گیا تھا اور مورخہ 9-7-1929 کو 58012-2-0 روپے کے لئے ڈگری صادر کی گئی تھی۔ اس میں سے 5000 روپے نقد ادا کئے گئے تھے اور مورخہ 6-10-1931 کو بقایا رقم 53012-0 کے لئے ایک رہن بانڈ بتاریخ 6-2-1931 کو 42000 روپے کیلئے تحریر کیا گیا تھا اور اسی تاریخ کو دو تحریری معاہدوں پر عمل درآمد کیا گیا۔ یعنی ایک 5000 روپے کیلئے اور دوسرا 6012-2-0 روپے کیلئے، دو ہینڈ نوٹوں کے لئے ایک مقدمہ نمبر 14 سال 1933 کو سب جج کی تیسری عدالت میں لایا گیا اور 28-2-1985 کو 15008-2-0 روپے کی ڈگری جاری کی گئی۔ یہ ڈگری زیر تکمیل ہے:

جب ڈگری ہولڈر نے ججمنٹ ڈیٹرز کی جائیداد کو منسلک اور فروخت کر کے منی ڈگری پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کی یہ کہتے ہوئے کہ 6-10-1931 کے رہن بانڈ کے تحت وہ حق دعوی 62272-13-0 روپے کے رہن کے مشروط تھے۔ ججمنٹ ڈیٹرز جو آپس میں بھائی ہیں، نے سابقہ بہار ساہوکاری ایکٹ III سال 1938 کے دفعہ 11 اور 16 اور مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 47 کے تحت اعتراضات درج کئے۔ درخواستیں (ان میں سے ہر ایک کی طرف سے دو) بھائیوں کی طرف سے الگ الگ دائر کی گئی۔ انہوں نے زور دیا کہ دفعہ 11 کے تحت مناسب حساب کتاب پر رہن کے قرض کی ادائیگی سے 92394-2-0 روپے پورے ہونے پر جائیداد پر کوئی واجب الادا لین موجود نہیں ہے۔ ماتحت جج نے کہا کہ ججمنٹ ڈیٹرز کی درخواست کو اس کے سامنے عمل درآمد سے متعلق متفرق مقدمے میں قبول نہیں کیا جا سکتا اور جو کچھ کیا جا سکتا تھا وہ رہن پر واجبات اور اس

کے تحت واجب ادا رقم کی درستگی کو مطلع کرنا اور یہ نتیجہ جزوی طور پر اس حقیقت پر مبنی تھا کہ ایکٹ کی دفعہ 16 کو عدالت عالیہ نے کالعدم قرار دے دیا تھا۔ عدالت عالیہ میں دائر کی گئی اپیلیں مسترد کر دی گئیں تھی ۔ججمنٹ ڈیٹرز نے وفاقی عدالت میں اپیل کو ترجیح دی۔ یہ استدال کرتے ہوئے کہ نئے ایکٹ کی دفعہ 7 اور 13 (پرانے ایکٹ کے دفعہ 7 اور 11 کے مطابق) لاگو تھے اور لین کے حوالے سے یہ عدالت کا فرض تھا کہ وہ دفعہ 7 کے تحت ضروری حساب کتاب کرنے کے بعد جائیداد کی قیمت کا اندازہ لگائے۔وفاقی عدالت کا فاصلہ رامنندن پرسادنارائن سنگھ و دیگر بنام کلپتی شری مہانتا گوسوامی مدوانند راجی میں درج ہے۔اپیلانٹس کو دفعہ 13 کے تحت اپیل دائر کرنے کی آزادی دیتے ہوئے مقدمے کو واپس عدالت میں بھیج دیا گیا تھا۔

مورخہ 2-7-1942 کو عمل درآمد کے لئے ایک نئے درخواست کے جواب میں دونوں بھائیوں نے پہلے کی طرح ہی اعتراضات دائر کیے۔ بہار ساہوکاری ایکٹ کی دفعہ 7 اور 13 سے متعلق متفرق مقدمات نمبر 45 اور 46 سال 1942 اور مجموع ضابطہ دیوانی کی دفعہ 47 کے تحت اعتراضات سے متعلق متفرق مقدمات نمبر 50 اور 52 سال 1942 ماتحت جج نے کہا کہ قرض کی رقم کو 1931 کے رہن نامے میں تحریر کردہ رقم کے طور پر لیا جانا چاہیے نہ کہ 1893 میں پیشگی رقم کے طور پر اور یہ کہ بانڈ پر 70840 روپے کی رقم قابل ادا تھی ۔انہوں نے ضمانت کے طور پر دی گئی متعدد جائیدادوں کی مارکیٹ کی قیمت کا تعین کیا،جس کی مول خالص آمدنی سے 16 گنا زیادہ تھی۔

۔عدالت عالیہ میں اپیلوں کو ایم اے 108 سے 111 سال 1943 کے طور پر شمار کیا گیا تھا اور انہیں منوہر لال اور امام جج صاحبان کے ذریعے سنا گیا تھا۔انہوں نے کچھ معاملات میں نچلی عدالت کے حکم میں ترمیم کی۔یہاں تک کہ ان کے مطابق قرض کی رقم وہی تھی جو 6-10-1993 کے رہن بانڈ میں تحریر تھی، بانڈ کی تاریخ کے بعد 11855-3-0 روپے بنیادی رقم کی طرف واضح طور پر واپس ادا کی گئی تھی، وہ رقم گھٹ کر 28150 ہو گئی۔سود کے لحاظ سے ایک مساوی رقم کا اضافہ کر کے جو ان کے مطابق زیادہ سے زیادہ رقم تھی،جس کی اجازت ایکٹ کے دفعہ 7 کے تحت دی گئی تھی،کل قرض 56300 روپے بتائی گئی تھی اور اس رقم کے لیے جائیداد پر چارج کا اعلان کیا گیا۔انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ جائیداد کی قیمت بنیادی آمدنی کے بیس گنا مقرر کی جانی چاہیے نہ کہ سولہ گنا۔اس حکم نامہ سے موجودہ اپیلوں کو ترجیح دی گئی ہے

اپیلانٹس کی جانب سے دو نکات پر زور دیا گیا یعنی کہ:

(الف) ڈگری ہولڈر کو کنسٹرکٹیو ریز جیوڈ یکیٹہ کے زریعہ یہ دعوی کرنے سے روک دیا گیا تھا کہ ججمنٹ ڈیٹروس کے ذریعے دفعہ 7 پر رکھی گئی بنیاد غلط تھی اور

(ب) کہ دفعہ 7 کا اطلاق کرتے ہوئے ہمیں 1893 میں دئے گئے 40000 روپے کے قرض کی بنیادی رقم پر غور کرنا چاہیئے اور اپیل کنندگان اور ان کے پیشروں کی جانب سے 1893 سے اب تک تمام رقوم کا حساب لگا کر صرف زیادہ سے زیادہ رقم کے لئے سود کے دعوئے کی اجازت دینی چاہیے۔

پہلا نقطہ مکمل طور پر بے معنی ہے۔ جب ڈگری ہولڈر نے دعوی کیا کہ بہار ساہوکاری ایکٹ، 1938 کی دفعہ 11 کو کالعدم اور الٹرا وایرس قرار دیا گیا تھا اور اس لیے نئے ایکٹ کی دفعہ 7 جو دفعہ 11 سے مماثل تھا وہ بھی نا قابل اطلاق تھی، تو ججمنٹ ڈیٹرز نے استدعا کی کہ وہ نئے ایکٹ کی دفعہ 7 کے فائدے کے حقدار ہیں۔ وفاقی عدالت نے رامنندن پرساد نارائن سنگھ و دیگر بنام کلپتی شری مہنت گوش وامی مادھونندرامجی کہ مقدمے میں فیصلہ دیا کہ جب عمل درآمد کرنے والی عدالت فروخت کی جانے والی جائیدادوں کی قیمت کا تعین کرنے کے لیے دفعہ 13 کے تحت آگے بڑھی تو ججمنٹ ڈیٹروں یا (موجودہ اپیل کنندگان) نئے ایکٹ کی توضعات کے فائدے کا دعوی کرنے کے حقدار تھے۔ فریقین کے درمیان دفعہ 7 کا صیح تشریح زیر بحث نہیں تھی۔ یہ کہنا کہ اپیل گزار دفعہ 7 کی تو ضعات سے فائدہ اٹھانے کے حقدار تھے، اس دلیل سے بالکل مختلف ہے کہ ان کی طرف سے دفعہ 7 پر جو تشریح کرنے کی کوشش کی گئی تھی وہ صحیح تھی۔ وفاقی عدالت تشریح کے کسی بھی سوال سے بالکل نہیں نمٹ رہی تھی۔ یہ دیکھنا ناممکن ہے کہ کنسٹریکٹو ریز جوڈیکٹہ نظریہ کہاں سے آتا ہے، تا کہ اپیل گزاروں کے لیے مددگار ثابت ہو۔

ان کی طرف سے دوسرا سوال بہار ساہوکاری (ضابطہ لین دین) ایکٹ VII سال 1939 کے دفعہ 7 کے صیح معنی سے متعلق ہے جو ان قیود میں ہے۔

7۔ کسی بھی مندرجہ قانون کے امر کے باوجود یا کسی بھی قانونی شے یا کسی معاہدے میں کوئی عدالت اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے یا اس کے بعد پیش کئے گئے پیشگی قرض کے سلسلے میں ایکٹ کے نفاذ سے پہلے یا بعد میں منی

لینڈرز کے ذریعے لائے گئے کسی مقدمے میں یا کسی اپیل یا اس طرح کے مقدمے سے پیدا ہونے والی نظرثانی کی کاروائی میں مقدمہ دائر کرنے سے پہلے کی مدت کے لئے پہلے سود کی رقم کے لئے ایک حکم نامہ جاری کریں جو عدالت کے ذریعہ یا بصورت دیگر سود کے طور پر کسی بھی رقم کے ساتھ جو پیشگی قرض کی رقم سے زیادہ ہے یا اگر قرض ایک ایسی دستاویز پر مبنی ہے، جس میں قرض کی رقم کا ذکر ہے یا ایسی دستاویز کے ذریعہ ثبوت دیا گیا ہے۔

موجودہ کیس میں 1893-1-11 کی ابتدا میں پیشگی اصل قرض 40000 روپے تھی۔ اپیلنٹون کا استدلال ہے کہ سود کا حساب لگانے کے مقصد کے لئے مقدمے کی تاریخ سے پہلے پیشگی قرض کو اصل رقم کے طور پر لیا جانا چاہیئے اور یہ کہ اگر قرض دہندگان کی طرف سے سود کے طور پر پہلے تاریخ سے مقدمے کی تاریخ تک وصول کی گئی تمام رقوم کا حساب لیا جائے۔ تو سود کے لئے واجب الادا کچھ بھی نہیں ہوگا، دوسری جانب، ڈگری ہولڈر درخواست کرتا ہے کہ دفعہ کے بعد کے حصے کو مدنظر رکھتے ہوئے قرض جو کہ 42000 ہے کو رہن بانڈ مورخہ 6-10-1931 میں مذکور رقم کے طور پر لیا جانا چاہیے، حساب کا جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسے رہن کے قرض پر کوئی ڈگری جاری کرنے کے مقصد سے نہیں کیا جانا چاہیئے۔ لیکن ایکٹ کے دفعہ 13 کے تحت اپیل کنندگان کے خلاف منی ڈگری پر عمل درآمد میں فروخت کی جانے والی جائیداد کی قیمت کا تخمینہ لگانے کے لئے لیا جانا چاہیئے۔

جیسا کہ محترم مورس گوائر چیف جسٹس نے سریندر پرساد نارائن سنگھ بمقابلہ سری گجدھر پرساد ساہو ٹرسٹ اسٹیٹ و دیگر میں نشاندہی کہ۔ ''اس میں کوئی شک نہیں کہ 1937 کے ایکٹ کا سیکشن 7 انتہائی غیر واضح اور غیر تاویل شدہ ہے" ایکٹ بنانے والوں کا اصل مفہوم سمجھنا کسی حد تک مشکل ہے لیکن پٹنہ ہائی کوٹ مسلسل اس دفعہ پر ایک تشریح کرتی ہے جو ان کاروائیوں میں اپیل کنندہ کی دلیل کے خلاف ہے۔

یہ نکتہ واضح طور پر سنگھیشور سنگھ و دیگر بنام مدنی پرساد سنگھ و دیگر کے فیصلے میں سامنے آیا جس میں 1992-8-31 کو 2000 روپے کی رقم کے لئے ایک رہن بانڈ پر عمل درآمد کیا گیا جو کہ 11 اکتوبر 1912 کے ایک رہن بانڈ کے تحت بقایہ 1391 روپے اصل رقم و سود تھا۔ ججمنٹ ڈیٹرز نے یہ استدعا کی کہ عدالت کو 1912 کے سابقہ بانڈ پر واپس جانا چاہیے اور 1512 روپے کو اس بانڈ کے لئے سود کے طور پر ادا کیا گیا تھا، ان

کے خلاف 1391 روپے کی اصل رقم سے زیادہ کے لئے کوئی حکم نامہ صادر نہیں کیا جا سکتا۔ فاضل ججوں نے اس دلیل کو مسترد کر دیا اور قرض کے طور 1922 کے دستاویز میں تحریر کردہ رقم یعنی 2000 روپے لئے اور انہوں نے کہا کہ مدعی عالیاں سود کے لئے 2000 روپے سے زیادہ کی رقم کی ڈگری کے حقدار تھے کیونکہ بانڈ کے نفاذ کے بعد کوئی ادائیگی ثابت نہیں ہوئی تھی۔ یہی نظریہ لال سنگھ بنام رام نارائن و دیگر میں دیکھا گیا اور مدعی عالیاں کو اس بنیاد پر ڈگری صادر کی گئی کہ قرضہ 0-8-2909 روپے لینا تھا یہ وہ رقم تھی جس کے لئے ہینڈنوٹ پر مقدمہ چلایا گیا تھا اور نہ کہ 1000 روپے پر جو کہ پہلے کے ہینڈنوٹ سال 1924 کی پیشگی اصل رقم تھی۔

مادھو پرساد سنگھ بنام ملکو دھاری سنگھ و دیگر درج کیس میں یہی موقف پیش کیا گیا ہے۔ دیونندن پرساد بنام رام پرساد میں فل بینچ نے یہی نظریہ دہرایا ہے، جس میں ایکٹ کے سیکشن 7 اور 8 کے درمیان کے فرق کی طرف اشارہ کیا گیا اور کہا گیا، جب کہ تحت دفعہ 8 کے ہم اصل قرض پر جا سکتے ہیں باوجود دفعہ 7 کے تحت بعد کے دستاویز پر، قرض کا تعلق مقدمہ کی بنیاد والے دستاویز پر ہونی چاہیے، یعنی حتمی دستاویز، نہ کہ اصل دستاویز۔ ان میں سے ہر ایک کیس میں، دفعہ 7 کے صحیح معنی کے سوال پر واضح طور پر غور کیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تعمیر ایک قرضدار کو واجب الادا سود کے لیے دستاویز لے کر اور اسے اصل رقم میں شامل کر کے ایکٹ کی فائدہ مند توضیعات کو روکنے کے قابل بناتی ہے۔ گویر، چیف جسٹس نے سریندر پرساد نارائن سنگھ بنام سری گجدھر پرساد ساہو ٹرسٹ اسٹیٹ و دیگر کے معاملے میں صفحہ 59 پر اس دشواری کی نشاندہی کی ہے۔ اگر تشریح ناخوشگوار یا مبہم جملے کی وجہ سے ایکٹ کے معماروں کے ارادوں پر عمل نہیں کرتی ہے، تو مجلس قانون ساز کو اس میں مداخلت کرنی چاہیے۔ لیکن ایسا کرنے کے بعد ان تمام سالوں کے دوران پٹنہ عدالت عالیہ قانون کے نفاذ کے اگلے ہی سال سے وہی مفہوم نکالتی آ رہی ہے۔

متعلقہ دفعات میں استعمال ہونے والی زبان میں بڑی غیر واضحیت اور قانون ساز کی غیر فعالیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہماری رائے میں، یہ نتیجہ اخذ کرنا جائز ہے کہ پٹنہ عدالت عالیہ کی طرف سے ظاہر کردہ نظریہ قانون سازیہ کے مفہوم کے مطابق ہے۔

اپیلیں نامنظور کی جاتی ہیں اور حرجانے کے ساتھ مسترد کردی جاتی ہیں۔

سب کیلئے ایک ہی فیصلہ۔

اپیلیں خارج کردی گئی۔

اپیلانٹس کے لئے ایجنٹ: تاراچند برج موہن لال۔

مدعاعلیہ کے لئے ایجنٹ: آر۔سی۔ پرساد۔

دستبرداری کی شق

''مقامی زبان میں ترجمہ شدہ فیصلہ مدعی کے محدود استعمال کے لئے ہے کہ وہ اسے اپنی زبان میں سمجھنے اور اسے کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔تمام عملی اور سرکاری مقاصد کے لیے فیصلے کا انگریزی وژن مستند ہوگا۔